امام ابن ماجہ اور ان کی سُنن

عبدالرشید عراقی

سنن ابن ماجہ امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) کی مایہ ناز اور شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ یہ کتاب امام ابن ماجہ کی شہرت کا سبب بنی۔ سنن ابن ماجہ کتب ستہ میں شامل ہے اور کتب ستہ کی آخری کتاب شمار کی جاتی ہے اور یہ کتاب اسلامی مدارس کے نصاب میں داخل ہے۔ علمائے فن نے اس کتاب کی تعریف و توصیف کی ہے۔

حافظ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ) امام حدیث حافظ ابو زرعہ رازی (م ۲۶۴ھ) کے بارے میں لکھتے ہیں۔

كان من افراد الدهر حفظا و ذكاء و دينا و عملاً و علماً۔ (۱)

یہ حفظ حدیث ذکاوت، دین داری اور علم و عمل کے لحاظ سے ان لوگوں میں سے تھے جو یکتائے زمانہ ہوئے۔

حافظ ابوزرعہ رازی (م ۲۶۴ھ) نے جب سنن ابن ماجہ کو دیکھا تو فرمایا

اظن ان وقع هذا فى ايدى الناس تعطلت هذه الجوامع واكثرها۔(۲)

میں سمجھتا ہوں اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں آگئی۔ تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور مصنفات معطل ہو کر رہ جائیں گی۔

حافظ ابن حجر (م ۸۵۲ھ) سنن ابن ماجہ کے بارے میں فرماتے ہیں

وكتابه فى السنن جامع جيد۔(۳)

ان کی کتاب سنن (احکام) میں ایک عمدہ جامع ہے۔

حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں کہ

وهی دالة علی علمه و عمله و تبحره و اطلاعه واتباعه السنة فی الاصول والفروع۔(۴)

یہ کتاب امام ابن ماجہ کے علم و عمل، تبحر، اطلاع اور اصول و فروع میں ان کی اتباع سنت کو بتاتی ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں

وفی الواقع از حسن ترتیب و سرد احادیث بے تکرار و اختصار آنچہ ایں کتاب دارد ہیچ از کتب ندارد۔(۵)

فی الحقیقت احادیث کو بلاتکرار بیان کرتے ہیں اور حسن ترتیب و اختصار کے لحاظ سے کوئی کتاب اس کی ہمسر نہیں ہے

حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) سنن ابن ماجہ کی ترتیب و تدوین کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ کتاب مسائل فقہ میں بہت مفید ہے اور اس کی ترتیب و تبویب بھی بہت عمدہ ہے۔(۶)

کتب حدیث میں سنن ابن ماجہ کا درجہ

علمائے حدیث نے کتب حدیث کے طبقات بنائے ہیں اور اس لحاظ سے سنن ابن ماجہ کا مقام تیسرے طبقہ میں آتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں کہ تیسرے طبقہ میں وہ حدیثیں داخل ہیں۔ جنہیں علمائے متقدین نے جو امام بخاری اور امام مسلم سے پہلے ہوئے ہیں۔ یا جو ان کے معاصر تھے یا جو ان کے بعد ہوئے ہیں۔ انہوں نے ان حدیثوں کو اپنی کتابوں میں

روایت کیا ہے اور صحت کا التزام نہیں کیا ہے اور نہ ان کی کتابیں شہرت و قبولیت میں طبقہ اولیٰ اور ثانیہ تک پہنچ سکی ہیں۔ اگرچہ ان کتابوں کے مؤلفین علوم حدیث میں ماہر اور ثقہ تھے اور ضبط و عدالت کی صفات سے متصف تھے۔ ان کتابوں میں صحیح حسن، ضعیف حدیثیں ہی نہیں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ ان میں بعض حدیثیں ایسی بھی موجود ہیں جن پر موضوع ہونے کا اتہام ہے اور ان کتابوں کی حدیثوں کے اکثر راوی عدالت کی صفت سے متصف ہیں۔ بعض مستور الحال اور بعض مجہول ہیں۔ اور اکثر وہ حدیثیں ایسی ہیں جو فقہاء کے نزدیک معمول بہ نہیں ہیں بلکہ اجماع اور امت کا عمل ان کے خلاف ہے۔ ان کتابوں میں باہم فرق مراتب ہے۔ بعض کتابیں بعض سے قوی تر ہیں ان کتابوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

مسند شافعی، سنن ابن ماجہ، مسند دارمی، مسند ابو یعلیٰ موصلی، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ، مسند عبد بن حمید، مسند ابو داؤد طیالسی، سنن دار قطنی، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، کتب بیہقی، کتب طحاوی، تصانیف طبرانی۔(۷)

سنن ابن ماجہ کا صحاح ستہ میں شمار

سنن ابن ماجہ صحاح ستہ میں شامل ہے اور جمہور کا اس پر اتفاق ہے تاہم بعض علمائے کرام نے سنن ابن ماجہ کی بجائے موطا امام مالک یا سنن دارمی کو صحاح ستہ میں شامل کیا ہے سنن ابن ماجہ صحاح ستہ میں شامل ہے یا نہیں اس کی مختصر وضاحت کی جاتی ہے۔

شروع میں صرف الجامع الصحیح البخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور سنن

نسائی کو حدیث کی اہم ترین کتابیں خیال کیا جاتا تھا۔ بعد میں جامع ترمذی کو ان چار کتابوں کے ساتھ شامل کرلیا گیا۔ اور اس پر محدثین کا اتفاق ہو گیا کہ حدیث کی صحیح اور جامع کتابیں یہی پانچ ہیں۔ حافظ ابن صلاح (م ۶۴۲ھ) اور علامہ نووی (م ۶۷۶ھ) نے بھی ان پانچ کتابوں کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔ (۸) سنن ابن ماجہ کو سب سے پہلے حافظ محمد بن طاہر مقدسی (م ۵۰۷ھ) مصنف شروط الائمہ الستہ نے کتب ستہ میں شامل کیا۔ علامہ محمد بن طاہر مقدسی کے بعد دوسرے کئی اور علمائے کرام نے سنن ابن ماجہ کو صحاح ستہ میں شامل کیا ہے۔

مورخ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) لکھتے ہیں کہ

"صحاح ستہ کی ایک کتاب سنن ابن ماجہ ہے۔" (۹)

حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں

"امام ابن ماجہ سنن کے مصنف ہیں جو صحاح ستہ میں شامل ہے۔" (۱۰)

علامہ عبدالحی بن العماد الحنبلی (م ۱۰۸۹ھ) لکھتے ہیں کہ

"سنن ابن ماجہ صحاح ستہ کی مشہور کتاب ہے۔" (۱۱)

لیکن علمائے کرام کی ایک جماعت موطا امام مالک کو سنن ابن ماجہ کی بجائے صحاح ستہ میں شامل کرتی ہے وہ اس لئے کہ موطا امام مالک ہر اعتبار سے سنن ابن ماجہ سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ موطا امام مالک کا شمار طبقہ اولیٰ میں ہوتا ہے۔ اور سنن ابن ماجہ کا شمار طبقہ ثالثہ میں موطا امام مالک کا کیا مقام و مرتبہ ہے۔ امام شافعی (م ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں

ماعلی ظهر الارض كتاب بعد كتاب الله اصح من كتاب مالک۔(۱۲)

روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد موطا امام مالک سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں ہے

محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں

نزد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و من قال بقولہ اصح کتب در حدیث و فقہ موطا است پستر بخاری پستر مسلم۔(۱۳)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان حضرات کے نزدیک جو ان کے ہمنوا ہیں حدیث و فقہ میں صحیح ترین کتاب موطا ہے۔ پھر بخاری، پھر مسلم۔

صحاح ستہ میں موطا امام مالک کو داخل کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اور سنن ابن ماجہ کو صحاح ستہ میں داخل کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ بہر حال صحت کے اعتبار سے موطا امام مالک کا درجہ بہت بلند ہے۔ سنن ابن ماجہ کیا صحاح ستہ کی دوسری کتابیں صحت کے اعتبار سے موطا کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جا سکتیں۔

صحت کے اعتبار سے سنن ابن ماجہ کا درجہ

صحت کے اعتبار سے سنن ابن ماجہ کا درجہ و مقام صحاح ستہ کی سب سے آخر میں ہوتا ہے۔ اس میں ضعیف روایات آئی ہیں۔ مگر علمائے فن نے لکھا ہے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے۔ جیسا کہ حافظ مقدسی (م ۵۰۷ھ) نے حافظ ابو زرعہ رازی (م ۲۶۴ھ) کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ

قال ابو زرعہ الرازی طالعت کتاب ابی عبداللہ ابن ماجہ فلم اجد فیہ الا قدراً یسیر أ مما فیہ شئی و ذکر قریبا من بضعۃ عشر۔(۱۴)

ابوزرعہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو عبداللہ ابن ماجہ کی کتاب کا مطالعہ کیا تو اس میں بجز تھوڑی سی مقدار کے کہ جن میں کچھ خرابی موجود ہے اور کوئی بات نہ دیکھی۔ چنانچہ انہوں نے کچھ اوپر دس روایات ایسی ذکر کی ہیں

سنن ابن ماجہ میں ضعیف روایات کی تعداد سنن ابو داؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ اس لئے اس کا درجہ ان کے مقابلہ میں کم تر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ظاہراً اس کی اہمیت و افادیت اور عظمت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) نے واضح الفاظ میں یہ نشاندہی کردی ہے کہ ان چاروں کتابوں (ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) میں حدیث کی جملۃ اقسام یعنی صحیح، حسن، اور ضعیف ہر قسم کی روایات پائی جاتی ہیں اور ان کو صحاح کا نام علی وجہ التغلیب دیا جاتا ہے۔ (۱۵)

سنن ابن ماجہ کی احادیث کی تعداد

سنن ابن ماجہ میں ۳۲ کتب۔ ۱۵سو ابواب اور ۴ہزار احادیث ہیں۔ چند کے سوا باقی سب عمدہ ہیں۔ (۱۶)

سنن ابن ماجہ کی شروح تعلیقات

سنن ابن ماجہ کے ساتھ علمائے کرام نے بڑا اعتنا کیا ہے اس کتاب کی اہمیت کی بناء پر علمائے کرام نے اس کی شروح، حواشی اور اس کے دوسرے متعلقات پر بہت کام کیا ہے۔ سنن ابن ماجہ پر جو حواشی اور شروح لکھی گئی ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ حافظ علاؤ الدین مغلطائی (م ۷۶۲ھ)

۲۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ علامہ رجب حنبلی (م ۷۹۵ھ)

۳۔ ماتمس الیہ الحاجہ علی سنن ابن ماجہ۔ شیخ سراج الدین عمر ابن الملقن (م ۸۰۴ھ)

۴۔ الدیباجہ فی شرح سنن ابن ماجہ۔ شیخ کمال الدین محمد بن موسیٰ میری (م ۸۰۸ھ)

۵۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ حافظ برہان الدین ابراہیم بن محمد (م ۸۴۰ھ)

۶۔ مصباح الزجاجہ شرح سنن ابن ماجہ۔ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)

۷۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ حافظ محمد بن عبد الہادی سندھی۔ (م ۱۱۳۸ھ)

۸۔ انجاح الحاجہ بشرح سنن ابن ماجہ۔ شیخ عبد الغنی مجددی (م ۱۲۹۵ھ)

۹۔ حاشیہ بر سنن ابن ماجہ۔ مولانا فخر الحسن گنگوہی (م ۱۳۱۵ھ)

۱۰۔ مفتاح الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ۔ مولانا شیخ محمد علوی (م ۱۳۲۶ھ) (۱۷)

۱۱۔ المجرد فی اسماء الرجال ابن ماجہ۔ علامہ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ)

۱۲۔ زوائد ابن ماجہ۔ حافظ شہاب الدین بوصیری۔ (م ۸۴۰ھ)

۱۳۔ رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ۔ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ)(۱۸)

۱۴۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی (م ۱۳۸۱ھ)

۱۵۔ رفع الحاجہ ترجمہ سنن ابن ماجہ۔ مولانا عبد السلام بستوی (م ۱۳۹۴ھ) (۱۹)

۱۶۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز۔

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز صدر مدرس جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ مشہور عالم دین ہیں۔ مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵ھ) سے مستفیض ہیں۔ حدیث اور متعلقات حدیث پر گہری نظر ہے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عطاء اللہ

حنیف بھوجیانی (م ۱۴۰۸ھ) کی تحریک پر سنن ابن ماجہ کی شرح بزبان عربی لکھ رہے ہیں۔ یہ شرح انشاء اللہ العزیز ۸ جلدوں میں مکمل ہو گی۔ ۴ جلدیں شرح مکمل ہو چکی ہے۔ پہلی جلد میں حدیث اور متعلقات حدیث، امام ابن ماجہ کے حالات اور ان کی علمی خدمات پر تبصرہ ہے۔ سنن ابن ماجہ نصف پر کام تکمیل کے مراحل میں ہے۔ یہ شرح بڑی جامع اور بسیط ہے۔ اور مولانا کے علمی تبحر کا شاہکار ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا موصوف کی زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ اور یہ علمی شاہکار پایہ تکمیل کو پہنچے۔

امام ابن ماجہ کی دوسری تصانیف

سنن ابن ماجہ کے علاوہ امام ابن ماجہ کی دوسری تصانیف حسب ذیل ہیں۔

۱۔ التفسیر۔ ۲۔ التاریخ

التفسیر

التفسیر کے بارے میں حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

ولا بن ماجه تفسير حافل (۲۰)

یعنی ابن ماجہ کی ایک ضخیم اور جامع تفسیر ہے

اس میں امام ابن ماجہ نے قرآن پاک کی تفسیر کے سلسلہ میں جس قدر احادیث اور صحابہ کرام و تابعین عظام کے اقوال مل سکے ہیں۔ ان سب کو بالاسناد روایت کیا ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے اتقان فی علوم القرآن میں لکھا ہے کہ ابن ماجہ کی تفسیر "تفسیر ابن جریر طبری" کی طرز پر ہے۔

التاریخ

امام ابن ماجہ کو تاریخ میں بھی عبور حاصل تھا۔ مورخ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) نے "التاریخ الکامل" کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔(۲۱) اور یہ عہد صحابہ سے لے کر مصنف کے زمانہ تک کی تاریخ، بلاد اسلامیہ اور راویان حدیث کے حالات پر مشتمل ہے اس سے التاریخ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔(۲۲)

امام ابن ماجہ کے حالات زندگی

امام ابن ماجہ کا نام محمد بن یزید، کنیت ابو عبداللہ تھی۔ ماجہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے آپ کے دادا کا لقب لکھا ہے۔ اور بعض نے آپ کی والدہ کا نام بتایا ہے۔ آپ ۲۰۹ھ میں قزوین میں پیدا ہوئے قزوین ایران کا شہر ہے۔ امام ابن ماجہ کا بچپن کا زمانہ علوم و فنون کا زمانہ تھا۔ خلافت عباسیہ کی حکومت تھی۔ اور مامون الرشید عباسی، سریر آرائے خلافت بغداد تھا۔ امام ابن ماجہ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر قزوین میں حاصل کی۔ قزوین میں آپ نے حافظ علی بن محمد طنافسی (م ۲۳۳ھ) عمرو بن رافع (م ۲۳۷ھ) حافظ اسماعیل بن ابو سہیل قزوینی (م ۲۴۷ھ) اور ہارون بن موسیٰ تمیمی (م ۲۴۸ھ) سے استفادہ کیا۔(۲۳) ایک اس کے بعد امام ابن ماجہ نے ۲۱سال کی عمر میں طلب حدیث کے لئے بلاد اسلامیہ کا سفر کیا۔ اس زمانہ میں علم حدیث انتہائی عروج پر تھا۔ امام صاحب نے طلب حدیث کے لئے مختلف شہروں کا سفر کیا۔ مورخ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) لکھتے ہیں۔

ارتحل الی العراق والبصرہ والکوفتہ و بغداد و مکہ والشام و مصر والرے لکتب الحدیث۔(۲۴)

حدیث لکھنے کے لئے عراق، بصرہ، کوفہ، بغداد، مکہ، شام، مصر کا سفر کیا۔

حافظ ابن حجر (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

سمع بخراسان والعراق والحجاز و مصر والشام وغیرھا من البلاد۔(۲۵)

خراسان، عراق، حجاز، مصر، شام اور دیگر شہروں میں سماع حدیث کے لئے سفر کیا۔

امام ابن ماجہ کے علمی تبحر، حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت اور فضل و کمال کا ائمہ فن نے اعتراف کیا ہے۔ مورخ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) نے لکھا ہے کہ امام ابن ماجہ فن حدیث کے امام اور اس کے متعلقات پر بڑا عبور رکھتے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ امام ابن ماجہ حافظ حدیث اور امام فن تھے۔ امام ابن ماجہ کے فقہی مسلک کے بارے میں اختلاف ہے۔ تاہم اس پر اتفاق ہے کہ وہ ائمہ مجتہدین، میں سے کسی کے مقلد نہیں تھے۔ بلکہ ائمہ حدیث امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق بن راہویہ وغیرہ کے قول کی طرف میلان رکھتے تھے۔ امام ابن ماجہ نے ۶۴ سال کی عمر میں ۲۲۔ رمضان المبارک ۲۷۳ھ کو قزوین میں انتقال کیا۔ آپ کے بھائی ابوبکر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مراجع و مصادر

۱۔ شمس الدین ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۳۰

۲۔ ایضاً ج ۲ ص ۳۰

٣- ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب ج ٩ ص ٣١

۴- ابن کثیر، البدایہ والنہایہ ج ١١ ص ۵٢

۵- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، بستان المحدثین ص ١٢۵-

٦- ابن کثیر، الباعث الحثیث ص ٩٠

٧- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی- عجالہ نافعہ معہ فواید جامعہ ص ٣٧

٨- حافظ ابن صلاح- مقدمہ ابن صلاح ص ٣٨٧

٩- ابن خلکان، وفیات الاعیان ج ٢ ص ٢٨۴

١٠- ابن کثیر، الباعث الحثیث ص ٩٠

١١- عبدالحی بن العماد- شذرات الذہب ج ٢ ص ٣٦۴

١٢- جلال الدین سیوطی- تنویر الحوالک ص ۴٣

١٣- نواب صدیق حسن خاں، مسک الختام ج ١ ص ١٨

١۴- حافظ مقدسی، شروط الائمہ الستہ ص ١٦

١۵- ضیاء الدین اصلاحی- تذکرۃ المحدثین ج ١ ص ٢٧٩

١٦- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی- بستان المحدثین ص ١٢۵

١٧- محمد عبدالرشید نعمانی- ابن ماجہ اور علم حدیث ص ٢۴۵-٢۴٦

١٨- ضیاء الدین اصلاحی- تذکرہ المحدثین ج ١ ص ٢٨٢-٢٨٣

١٩- ابو یحیی امام خان نوشہروی- ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات- ص ٢۵

٢٠- ابن کثیر- البدایہ والنہایہ ج ١١ ص ۵٢

٢١- ابن خلکان- وفیات الاعیان- ج ٢ ص ٢٨۴

٢٢- ایضاً- ج ٢ ص ٢٨۴ | ٢٣- ابن حجر، تہذیب التہذیب ج ٩ ص ۵٣١

٢۴- ابن خلکان- وفیات الاعیان- ج ٢ ص ٢٨۴

٢۵- ابن حجر تہذیب التہذیب ج ٩ ص ۵٣١

٢٦- ابن خلکان- وفیات الدعیان- ج ٣ ص ٣٠٨

٢٧- ابن حجر- تہذیب التہذیب- ج ٩ ص ۵٣١

٢٨- شیخ طاہر الجزائری- توجیہ النظر ص ١٨۵

٢٩- حافظ مقدسی- شروط الائمہ الستہ ص ٧